روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد نمبر ۴۴-۷۹ نمبر ۱۰۲ سوموار ۲۷ ذیقعدہ ۱۴۱۴ھ ' ۹ ہجرت ۱۳۷۳ ہش ' ۹ مئی ۱۹۹۴ء

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی صحت کیلئے خصوصی دعاؤں کی تحریک

ربوہ = ۸- مئی- محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کی آنکھوں کا آپریشن جمعرات کو راولپنڈی میں کامیابی سے ہو گیا ہے- محترم صاحبزادہ صاحب ہسپتال سے فارغ ہو کر اب بیت الفضل اسلام آباد میں تشریف لے آئے ہیں- احباب کرام سے محترم صاحبزادہ صاحب کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے-

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ بن جائیں- وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں (-) وہ پوری نہیں ہو سکتی- جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے ذرا بھی نہ اکتائیں-

جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اس پر بوجھ پڑتا ہے یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہو گا- اسے ڈرنا چاہئے کہ وہ شرک میں مبتلا ہے- ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہو جائے' تو ہمارے مہمات کا متکفل خدا تعالیٰ ہے- ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں- ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے- یہ وسوسہ ہے جسے دلوں سے دور پھینکنا چاہئے- میں نے بعض کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر کیوں حضرت صاحب کو تکلیف دیں- ہم تو نکمے ہیں- یوں ہی روٹی بیٹھ کر کیوں توڑا کریں- وہ یہ یاد رکھیں' یہ شیطانی وسوسہ ہے جو شیطان نے ان کے دلوں میں ڈالا ہے کہ ان کے پیر یہاں جمنے نہ پائیں-"

(ملفوظات جلد اول ص ۳۰۱)

درخواست دعا

○ محترم چوہدری انور حسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ کی طبیعت ناساز رہتی ہے- کمزوری زیادہ ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس انتہائی مخلص خادم دین وجود کو جلد صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور با برکت دراز عمر سے نوازے-

ضروری اعلان

○ مکرم محمد احمد مظفر علوی (علوی میڈیکل سنٹر اوکاڑہ) کو ادارہ الفضل کی جانب سے نمائندہ الفضل مقرر کیا جا رہا ہے- تمام عہدیداران کرام جماعت احمدیہ پاکستان سے اس سلسلہ میں ادارہ کی جانب سے تعاون کی اپیل کی جاتی ہے- ان کے ذمہ درج ذیل کاموں کی سرانجام دہی ہو گی-

۱- نئے اشتہارات کی بکنگ-
۲- ان کے ذریعے شائع ہونے والے اشتہارات کے بلوں کی وصولی-
۳- ہر نئے اشتہار پر مکرم امیر صاحب یا محترم مربی صاحب کی تصدیق ہونی ضروری ہے-

(مینیجر الفضل)

ہمیں اپنی جسمانی اور روحانی حیات کیلئے عبادت کی ضرورت ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

جہاں تک عبادت کا تعلق ہے- اللہ تعالیٰ کے خزائن بھرے پڑے ہیں خدا تعالیٰ کو ہماری عبادت کی نہ خواہش ہے اور نہ اسے اس کی کوئی ضرورت پیش آسکتی ہے کیونکہ اس نے ہمیں بتایا ہے کہ اس نے اربوں ارب مخلوقات کو ہر وقت اپنی عبادت' تسبیح اور تحمید میں لگایا ہوا ہے- اس کی ہر مخلوق اس کے حکم کے مطابق اس کی عبادت اور اطاعت میں اپنی زندگی کے دن گزار رہی ہے- اس لئے اسے نہ تمہاری عبادت کی پرواہ ہے اور نہ اسے اس کی ضرورت ہے- لیکن ہمیں اپنی جسمانی اور روحانی حیات کے لئے اس کی اطاعت اور عبادت کی ضرورت ہے-

ہماری کتب میں ایک واقعہ حضرت ابویزید بسطامیؒ کے متعلق آتا ہے- اس سے ہمیں بڑا اچھا سبق ملتا ہے- حضرت ابویزید بسطامیؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے نفس کو ہر تکلیف میں ڈالا- اور دن اور رات خدا تعالیٰ کی عبادت میں گزارے اور یہ سلسلہ ۳۰ سال تک چلتا گیا- ان تیس سالوں میں میں نے دن کی گھڑیوں کو بھی خدا تعالیٰ کی عبادت میں گزارا اور رات کو بھی اسی کے لئے قیام کیا- میں نے اس کی خاطر اپنے نفس کو ہر مشقت میں ڈالا یعنی میں بہت ہی کم سویا اور بہت ہی کم خوراک استعمال کی- اور ہر قسم کی ریاضت کی- لیکن ان تیس سالوں کی عبادت کے بعد ایک دن ایک وجود جو میرے سامنے آیا اور اس نے مجھے کہا- اے ابویزید اللہ تعالیٰ کے خزانے عبادت سے بھرے پڑے ہیں ان میں اگر تمہاری عبادت شامل نہ بھی ہو تب بھی ان میں کوئی فرق نہیں پڑتا تم محض ان عبادتوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے- (-) اگر تم اس تک پہنچنا چاہتے ہو تو (-) تمہیں اپنے اندر عاجزی- ذلت تواضع اور اپنے آپ کو حقیر سمجھنے کی ذہنیت پیدا کرنی چاہئے- تمہیں خدا تعالیٰ کے قرب اور رضا کے حصول کے لئے بہرحال یہ رستہ اختیار کرنا پڑے گا اور پھر اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کرنا ہو گا- اور (دین حق) کی اصطلاح کی روح سے اخلاص کے لفظ کے معنی ہی یہ ہیں کہ ہم عبادت کریں اور سمجھیں کہ اس کے نتیجہ میں بھی اگر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا تو ہم اس کی خوشنودی اور اس کی رضا کی جنت حاصل کریں گے محض اپنی عبادتوں اور کوششوں کے نتیجہ میں ہم نہ اس کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں اور نہ اس کی رضا کی جنت کو پا سکتے ہیں اور نہ اس کے قرب کی راہیں ہم پر کھل سکتی ہیں-

(از خطبہ ۲۱ جنوری ۱۹۶۶ء)

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۹۔ ہجرت ۱۳۷۳ ہش ۹۔ مئی ۱۹۹۴ء

ہم اور ہمارا منصب

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"ہر ایک چیز کی ایک علت غائی ہوتی ہے اگر اس سے رہ جائے تو وہ بے فائدہ ہو جاتی ہے مثلاً ایک بیل جو قلبہ رانی کے واسطے خرید اگیا ہے اپنے منصب پر اس وقت قائم سمجھا جائے گا جب وہ کرکے دکھائے لیکن اگر اس کی غرض و غایت کھانے پینے ہی تک محدود رہے تو اپنی علت غائی سے دور ہے اور اس قابل ہے کہ اس کو ذبح کیا جائے۔"

اس امر کے پیش نظر یہ کتنا ضروری ہے کہ انسان سوچے کہ اس کی علت غائی کیا ہے۔ یہ تو ہو نہیں ہو سکتا کہ وہ محض زندگی گذارنے کے لئے اس عالم کون و مکان میں بھیج دیا گیا ہو اور پھر جیسی کیسی بھی ہو زندگی گذارے اور اس دنیا سے چلا جائے۔ وہ چاہے تو اچھے کام کرے اور چاہے تو برے کاموں سے دل بہلاتا رہے اور اپنے ماحول کو مشکلات میں بتلا رکھے۔ اگر یہ سوچا جائے کہ کیسے کام اس کے لئے کیسا نام پیدا کرتے ہیں اور لوگوں کی تسکین کا باعث ہوتے ہیں اور اس کے ماحول کو خوشگوار بناتے ہیں تو وہ یہ سمجھ لینے میں دقت محسوس نہیں کرے گا کہ اسے کس قسم کے کام سرانجام دینے چاہئیں۔

زندگی کا مقصد تو بہت بڑی بات ہے۔ منصب کے لحاظ سے تو اسے یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ جہاں وہ ہے اور جو کام اس کے سپرد ہے وہ اسے کس طرح سرانجام دیتا ہے۔ اگر کسی نے کام پر لگایا ہے تو اس کی تسلی ہونی چاہئے کہ جس کام پر لگایا ہے وہ کام احسن طریق پر ہو رہا ہے۔ اگر از خود کسی کام پر لگا ہوا ہے تو اس کے نتائج حوصلہ افزا ہونے چاہئیں ایسا نہ ہو کہ وہ صرف وقت ضائع ہی کر رہا ہو۔ اور اسے صلہ کچھ بھی نہ ملے۔ دراصل ہر وقت یہ بات ذہن میں رکھنی لازمی ہے کہ ہمارا منصب کیا ہے۔ ہمارے سپرد کام کیا ہے۔ اور ہم اس کام کو کس طرح کر رہے ہیں کیا ہمارے کام کے کوئی نتائج بر آمد ہو رہے ہیں یا نہیں۔ کیا ہمارا وقت اور ہماری محنت جو اس پر صرف ہو رہے ہیں کار آمد ہیں یا ضیاع کے زمرہ میں شامل ہو رہے ہیں۔

منصب کی پہچان اور اس کے مطابق کام ہی ہماری کامیابی کا ضامن ہے چاہے نظر ساری زندگی پر دوڑائی جائے اور چاہے کسی وقتی کام اور فریضہ کو سامنے رکھا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے منصب کو پہچاننے کی توفیق دے اور اس کے مطابق کام کرنے کی۔ کہ اسی کا نام حقیقی زندگی ہے۔

جو نہیں کہنا وہ نہیں کہتا جو کہنا ہے وہ کہتا ہوں
پھر بھی قید و بند میں پڑ کر میں دکھ درد ہی سہتا ہوں
لوگو اپنے وطن کے لوگوں سے بھی ایسا ہوتا ہے؟
گویا میں پردیسی ہوں اور غیر وطن میں رہتا ہوں

ابوالاقبال ۹۴-۳-۳۰

مجبور نہیں بندۂ مختار ہے تُو
کونین میں کونین کا سالار ہے تُو
کم مایہ نہ جان اپنی متاعِ ہستی
صّناعِ سمٰوات کا شہکار ہے تُو

آتی ہے نظر خاک پہ گو اس کی جبیں
پیشانیٔ بندہ ہے سرِ عرشِ بریں
جو شخص سمجھتا ہے اسے پیکرِ خاک
بندے کے مقامات سے آگاہ نہیں

پہنائے جہاں ہے ایک فانوسِ خیال
آغاز کی ہے خبر نہ معلوم مآل
خورشید جہاں تاب ہے مانندِ چراغ
ہم گھومتے ہیں اس میں مثالِ تمثال

سعید احمد اعجاز

ہتھیلیوں کی لکیروں کے ہم نہیں قائل
ہمارے ہاتھ تو ناکامیوں کے لاشے ہیں

برائے منزل عمل و ضمیر ہم نے ہی
پہاڑ کاٹ کے خود راستے تراشے ہیں

ہمارا نام سمندر کی لہر لہر پہ ہے
خلافِ گردش گرداب ہم ہی الجھے ہیں

یہ ایک جہدِ مسلسل کا ہے ثمر یارو
ثبات فکر کی زُلفوں کے خم جو سُلجھے ہیں

سبھی کو امن سے جینے کا حق جو دیتے ہیں
لہو سے لکھے سنوارے وہ خط ہمارے ہیں

کبھی جو وقت ہو قرطاسِ مہر پڑھنے کا
وہاں پہ قُدسی فقط دستخط ہمارے ہیں

عبدالکریم قدسی

حضرت امام جماعت ثانی کی ایک تقریر سے

کھجور اور پانی پر گذارہ

جو لوگ اس زمانہ کے امراء اور دولت مندوں کے دیکھنے کے عادی ہیں وہ تو خیال کرتے ہوں گے کہ رسول اللہ ﷺ بھی انہی کی طرح عمدہ عمدہ کھانے کھایا کرتے ہوں گے۔ اور ایک شاہانہ دسترخوان آپؐ کے آگے بچھتا ہو گا۔ لیکن وہ یہ معلوم کرکے حیران ہوں گے کہ واقعہ بالکل خلاف تھا۔ اور اگر ایک طرف آنحضرت ﷺ سادگی کے کامل نمونہ تھے تو دوسری طرف سادہ زندگی میں بھی آپ ﷺ دنیا کے لئے ایک نمونہ تھے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بھانجہ حضرت عروہؓ سے فرمایا۔ یعنی حضرت عائشہؓ نے اپنے بھانجے عروہؓ سے فرمایا کہ اے میرے بھانجے ہم لوگ تو دیکھا کرتے تھے۔ ہلال کے بعد ہلال حتیٰ کہ تین تین ہلال دیکھ لیتے۔ یعنی دو ماہ گذر جاتے مگر آنحضرت ﷺ کے گھر میں آگ نہ جلتی تھی۔ حضرت عروہؓ فرماتے ہیں میں نے کہا کہ اے خالہ پھر آپ لوگ کیا کھاتے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ اسودان یعنی کھجور اور پانی کھا کر گزارا کیا کرتے تھے۔ ہاں اتنی بات تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے اردگرد انصار ہمسایہ تھے اور ان کے پاس دودھ والی بکریاں تھیں وہ آپ ﷺ کو ان کا دودھ ہدیہ کے طور پر دیا کرتے تھے۔ اور آپ ﷺ دودھ ہمیں پلا دیا کرتے تھے۔

اللہ! اللہ!! کیسی سادہ زندگی ہے۔ کہ دو دو ماہ تک آگ ہی نہیں جلتی اور صرف کھجور اور پانی اور دودھ پر گزارا ہوتا ہے۔ اس طریق عمل کو دیکھ کر (-) کو شرمانا چاہئے۔ کیونکہ آج کل اسی اکل و شرب کی مرض میں گرفتار ہیں۔ اگر پوری طرح تحقیقات کی جائے۔ تو مسلمانوں کا روپیہ کھانے پینے میں ہی خرچ ہو جاتا ہے اور وہ مقروض رہتے ہیں.......... کیسے افسوس کی بات ہے کہ ان کے پاس کچھ نہیں ہوتا اور وہ زبان کے چسکے کو پورا کرنے کے لئے قرض لے کر اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالتے ہیں۔ اگر وہ اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ پر چلاتے اور اسراف سے مجتنب رہتے تو آج اس بدتر حال کو نہ پہنچتے۔ اس جگہ یہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ آنحضرت ﷺ اگر ایک طرف سادگی کا نمونہ تھے تو دوسری طرف رہبانیت کو بھی ناپسند فرماتے تھے اور اگر اعلیٰ سے اعلیٰ غذا آپ ﷺ کے سامنے پیش کی جاتی تھی تو اسے بھی استعمال فرماتے تھے۔ اور یہ نہیں کہ نفس کشی کے خیال سے اعلیٰ غذاؤں سے انکار کر دیں اور یہی کمال ہے جو آپ ﷺ کو دوسرے لوگوں پر فضیلت دیتا ہے۔ چونکہ آپ ﷺ کل دنیا کے لئے آئے تھے نہ کہ صرف کسی خاص قوم یا خاص گروہ کے لئے۔ اس لئے آپؐ کا ہر قسم کی خوبی میں کامل ہونا ضروری تھا اور اگر آپ ﷺ ایک طرف سادہ زندگی میں کمال رکھتے تھے تو دوسری طرف طیب اشیاء کے استعمال سے بھی قطعاً اجتناب نہ فرماتے تھے۔ وفات تک آپ کا یہی حال رہا۔ اس حدیث سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کبھی ایسی بات بھی ہو جاتی تھی کہ دو ماہ تک آگ نہ جلے۔ مگر اب میں ایک اور حدیث درج کرتا ہوں جس سے معلوم ہو گا کہ یہ واقعہ چند مہینوں یا سالوں کا نہیں بلکہ آپ ﷺ کی وفات تک یہی ہوتا رہا۔ اور صرف چند ماہ تک آپؐ نے اس مشقت کو برداشت نہیں کیا بلکہ آپ ﷺ ہمیشہ اس سادگی کی زندگی کے عادی رہے اور عسر و یسر میں ایک سا حال رہا۔ اگر ابتدائے عہد میں کہ آپ ﷺ دشمنوں کے نرغہ میں گھرے ہوئے تھے اور آپ کو اپنا وطن تک چھوڑنا پڑا تھا۔ آپ ﷺ ایک ملک کے بادشاہ ہو گئے تھے آپ اس سادگی سے بسر کرتے تھے تو اس وقت بھی جبکہ روپیہ آپ ﷺ کے پاس آتا اور آپ ﷺ ایک ملک کے بادشاہ ہو گئے تھے۔ آپؐ اسی سادگی سے بسر اوقات کرتے اور کھانے پینے کی طرف زیادہ توجہ نہ فرماتے تھے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے یعنی حضرت ابوہریرہؓ ایک جماعت پر گذرے اور اس کے سامنے ایک بھنی ہوئی بکری پڑی تھی۔ پس انہوں نے آپؓ کو بھی بلایا مگر آپؓ نے کھانے سے انکار کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے گذر گئے اور آپ نے پیٹ بھر کر روٹی نہیں کھائی (اس لئے میں بھی ایسی چیزیں نہیں کھاتا) اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایک دو دن نہیں بلکہ وفات تک آنحضرت ﷺ نے ایسی ہی سادہ زندگی بسر کی۔ اس روایت کی تصدیق حضرت عائشہؓ بھی فرماتی ہیں۔

آپؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی آل نے اس وقت سے کہ آپ مدینہ تشریف لائے اس وقت تک کہ آپ ﷺ فوت ہو گئے تین دن متواتر گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔ ان تینوں حدیثوں کو ملا کر روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے نہایت سادگی سے زندگی بسر کی۔ اور باوجود اس محنت اور مشقت کے جو آپ ﷺ کو کرنی پڑتی تھی آپ ﷺ اپنے کھانے پینے میں اسراف نہ فرماتے تھے اور اسی قدر کھاتے جو زندگی کے بحال رکھنے کے لئے ضروری ہو۔ اور آپ ﷺ کا کھانا عبادت اور قوت کے قائم رکھنے کے لئے ضروری ہو اور آپ ﷺ کا کھانا عبادت اور قوت کے قائم رکھنے کے لئے تھا۔ نہ کہ آپ ﷺ کی زندگی دنیا کے بادشاہوں کی طرح کھانوں کی خواہش میں گذرتی تھی۔ آپ ﷺ ہی اس مصرعہ کے پورا کرنے والے تھے کہ۔

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است

☆☆☆☆☆

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے

خدا کی نظر دلوں پر ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور تمہارے مالوں کی طرف نہیں دیکھتا۔ بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں کی طرف دیکھتا ہے۔

تشریح: اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے ایسی دو باتوں کا ذکر فرمایا ہے جو خدا تعالیٰ کی نعمت ہونے کے باوجود بعض اوقات عورتوں اور مردوں میں بھاری فتنہ کا موجب بن جاتی ہیں۔ ان میں سے ایک جسمانی حسن و جمال ہے جو عموماً عورتوں کے لئے فتنہ کی بنیاد بنتا ہے اور دوسرے مال و دولت ہے جو بالعموم مردوں کو فتنہ میں مبتلا کرتا ہے۔ ان دو باتوں کو مثال کے طور پر سامنے رکھ کر آنحضرت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ بے شک یہ دونوں چیزیں خدا کی پیدا کی ہوئی نعمتیں ہیں مگر ہوشیار رہنا چاہئے کہ کسی انسان کی قدر و قیمت کو پرکھنے کے لئے خدا تعالیٰ عورتوں کے حسن اور مردوں کے مال کی طرف نہیں دیکھتا۔ بلکہ ان دونوں کے دلوں اور دماغ کی طرف دیکھتا ہے جو انسانی خیالات اور جذبات کا مبدا و منبع ہیں اور پھر ان کے اعمال کی طرف دیکھتا ہے جو ان خیالات اور جذبات کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

اس حدیث میں جو قلب کا لفظ بیان ہوا ہے اس سے دل اور دماغ دونوں مراد ہیں جنہیں انگریزی میں ہارٹ (HEART) اور مائنڈ (MIND) کہتے ہیں کیونکہ قلب کے لفظی معنی کسی نظام کے مرکزی نقطہ کے ہیں اور دل اور دماغ دونوں اپنے اپنے دائرہ میں جسمانی نظام کا مرکز ہیں۔ دماغ ظاہری احساسات کا مرکز ہے اور دل روحانی جذبات کا مرکز ہے۔ پس آنحضرت ﷺ نے اس جگہ قلوب اور اعمال کا لفظ استعمال کرکے اشارہ فرمایا ہے کہ بے شک جسمانی حسن اور ظاہری مال و دولت بھی خدا کی نعمتیں ہیں اور انسان کو ان کی قدر کرنی چاہئے۔ لیکن وہ چیز جس کی طرف خدا کی نظر ہے انسان کا قلب اور اس کے اعمال ہیں۔ لہٰذا ہمارا فرض ہے کہ ہم جمال و مال اور دنیا کی دوسری نعمتوں پر فخر کرنے کی بجائے اپنے دل و دماغ کی اصلاح اور اپنے اعمال کی درستی کی فکر کریں۔

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ یہ جو آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ انسان کے قلب اور اس کے اعمال کی طرف دیکھتا ہے اس سے صرف یہی مراد نہیں کہ قیامت والے حساب کتاب میں انہی چیزوں کو وزن حاصل ہو گا۔ بلکہ ان الفاظ میں یہ اشارہ کرنا بھی مقصود ہے کہ اس دنیا میں بھی حقیقی وزن دل کے جذبات اور دماغ کے احساسات اور جوارح کے اعمال کو حاصل ہوتا ہے۔ حق یہ ہے کہ جس قوم کے افراد کو یہ نعمت حاصل ہو جائے یعنی ان کا دل اور ان کا دماغ اور ان کے ہاتھ پاؤں ٹھیک رستہ پر چل پڑیں اس کی ترقی اور اس کے لئے نعمتوں کے حصول کو کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔

☆☆☆☆☆

> میں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

اپنے استادوں کا ذکر

اپنے استادوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں مگر قلم رک رک جاتا ہے کہیں ان کی شان میں کوئی گستاخی نہ ہو جائے! سب سے پہلے جو استاد یاد آتے ہیں وہ ماسٹر حسن محمد صاحب تھے۔ قادیان کے قریب ایک گاؤں تھا "کلو سوہل" وہاں سے اپنی پھٹیچر سی سائیکل پر تشریف لاتے تھے۔ پرائمری سکول میں تیسری اور چوتھی جماعت کو پڑھاتے تھے۔ نہایت شفیق اور مہربان مگر سبق کے معاملہ میں سخت گیر۔ ان کا ایک ہاتھ کسی بیماری کے نتیجہ میں یا ویسے ہی مڑا ہوا تھا اس لئے ایک ہی ہاتھ سے لکھنے اور سزا دینے کا کام لیتے تھے۔ مجھے یاد ہے سردیوں میں اگر کسی روز سبق یاد نہ ہوتا تو آپ پاؤں پر بائیں ہاتھ سے ضرب لگاتے تھے۔ بعد کے زمانہ میں چنیوٹ کے اساتذہ کے ہاتھوں کنیر کی چھڑیوں سے ہاتھ سنسناتے ہوئے بھی محسوس کئے مگر وہ بائیں ہاتھ کی پاؤں پر لگی ہوئی ضرب پھر بھی نہ بھولی۔

ماسٹر حسن محمد صاحب ربوہ میں ہی ہمارے محلہ میں قیام فرما رہے۔ جہاں کہیں مل جاتے نہایت شفقت سے پیار کرتے اور کندھے تھپتھپاتے تھے۔ اللہ کے فضل سے سے لمبی عمر پائی اور وہیں پیوند خاک ہوئے۔ ان کے صاحبزادے حمید احمد چوہدری تعلیم الاسلام کالج میں انگریزی کے استاد رہے پھر نائیجیریا تشریف لے گئے اور آج کل شاید جرمنی میں مقیم ہیں۔

قادیان کے زمانہ کے ایک اور استاد یاد آتے ہیں ماسٹر چراغ صاحب! کھارے کے تھے۔ اونچے لمبے اور وجیہ مگر ان سے پڑھنا یا مار کھانا یاد نہیں۔ ایک اور استاد ماسٹر سولنگی صاحب کے نام سے یاد کئے جاتے تھے۔ غالبا محمد بخش نام تھا۔ قادیان کے سکول میں بہت سے اساتذہ کو دیکھا مگر پرائمری کے بچے کی یادداشت کیا؟ مگر سکول کا ماحول یاد ہے۔ اساتذہ کی شفقت۔ ماٹے کے چنے۔ ولایت حسین کے گلاب جامن! یا ماسٹر زراعتی صاحب یاد ہیں۔ ماسٹر اللہ بخش صاحب زراعت پڑھاتے تھے۔ مگر زراعتی صاحب کے نام سے موسوم تھے اور اب بھی ہیں!

تقسیم ہوئی تو چنگا بنگیال (تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی) میں جا کر بیٹھے۔ اباجی (مولانا احمد خان صاحب نسیم سابق ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی) تو بھارت میں سیاسی قیدی ہو گئے۔ ہم سب اپنے آبائی وطن میں جا آباد ہوئے۔ چنگا بنگیال کی جماعت ضلع راولپنڈی کی قدیم ترین جماعت ہے۔ دادا نے احمدیت قبول کی اور پھر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر قادیان میں جا بسے۔ اچھی خاصی زمینداری تھی۔ زمین بٹوارے پر دے دی اور خود حضرت میاں شریف احمد صاحب کے دربان ہو گئے۔ ہمارے تایا محمد خاں صاحب' حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے دربان رہے۔ چھوٹے تایا لال خان صاحب جو حافظ قرآن بھی تھے قادیان میں اکا چلانے لگے۔ ہمارے ابا نے قادیان میں مدرسہ احمدیہ میں تعلیم پائی اور زندگی سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کر دی اور تادم آخر وقف کا عہد نبھایا۔

گاؤں کے سکول میں ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب سے کچھ دیر پڑھنا یاد ہے۔ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب' ہمارے پھوپھا راجہ عبدالرؤف خاں صاحب کے بڑے بھائی اور جید عالم حضرت مولوی محمد فضل خاں صاحب چنگوی مترجم فتوحات مکیہ اور مؤلف اسرار شریعت کے بڑے بیٹے تھے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد ہمیں پاس کے قصبہ قاضیاں کے مڈل سکول میں منتقل ہونا پڑا۔ قاضیاں اب تو بڑا شہر بن گیا ہے اس زمانہ میں چھوٹا سا قصبہ تھا۔ قاضیاں سکول کے دو اساتذہ یاد ہیں قاضی اکرم صاحب اور ماسٹر عبدالجلیل صاحب۔ قاضی اکرم صاحب ہیڈ ماسٹر تھے۔ قاضی صاحب انگریزی پڑھاتے تھے۔ ہاتھ کی انگلی میں انگوٹھی پہنتے اور دوسرے ہاتھ کی انگلی سے اسے گھماتے رہتے۔ سبق پڑھانے میں بھی گھمانے کا یہ عمل جاری رہتا ماسٹر عبدالجلیل صاحب اہل زبان مہاجر تھے اور پتہ نہیں قاضیاں کیسے پہنچ گئے تھے۔ ان کی ٹیڑھی مانگ اب تک یاد ہے! پھر اباجی رہا ہو کر آئے تو ہم ربوہ منتقل ہو گئے۔

ربوہ اس وقت کچے مکانوں کی آبادی تھی۔ اس آبادی میں ایک بہت بڑا خیمہ بھی تھا جس میں ملک عمر علی صاحب رہتے تھے۔ ملک صاحب ملتان کے رئیس تھے مگر وکیل التبشیر کے طور پر آنریری کام کرتے تھے۔ ہمارے پھوپھا حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری سے بہت عقیدت رکھتے تھے اور ان سے حدیث کا درس لیتے تھے۔

ربوہ میں اس وقت ہماری عمر کے بچوں کا کوئی سکول نہیں تھا۔ چھوٹے بچے تو لڑکیوں کے ساتھ ہی پڑھتے تھے مگر ہمیں تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ میں جانا پڑتا۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول اس عمارت میں تھا جس میں آج کل ٹیچر ٹریننگ سکول ہے۔ تحصیل چوک سے لاہور کی جانب مڑیں تو دائیں جانب۔ ربوہ سے ایک گاڑی صبح چھ بجے چلتی تھی ہم لوگ اس سے جاتے اور شام چھ بجے کے قریب واپس آتے۔ گاؤں میں تھے تو اتنا فاصلہ پیدل طے کرتے تھے۔ یہاں گاؤں کا ماحول نہیں تھا۔ اس لئے سارا دن گاڑی کا انتظار کھینچتے۔ سردیوں کے موسم میں صبح چھ بجے گاڑی سے چنیوٹ پہنچتے۔ ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ چلتے اور کھیتوں سے گاجریں مولیاں اکھیڑتے سکول پہنچتے۔ ماسٹر صاحب سے ملاقات ہوتی اور شڑاپ شڑاپ چھڑیاں پڑتیں اور ہم سوں سوں کرتے ہاتھ ملتے کلاسوں میں جا پہنچتے۔ سکول کی دیواروں کے ساتھ کینر کی باڑھ تھی ہمارے استادوں نے وہ ہمارے ہاتھوں پر صرف کر دی۔ اب وہ سکول لنڈ منڈ نظر آتا ہے۔

چنیوٹ سکول کی یادوں میں حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب کا بارعب چہرہ یاد ہے حضرت شاہ صاحب اپنے دفتر سے کم ہی باہر نکلتے تھے مگر جہاں کہیں نظر آ جاتے طلباء دبک جاتے۔ حالانکہ وہ کبھی طلبا سے تعرض نہیں کرتے تھے۔ نہایت پروقار اور دھیمے دھیمے انداز سے چلتے تھے۔ سر پر ٹوپی' آنکھوں پر کالی عینک' جسم پر سوٹ ان کا گھر سکول سے سامنے نظر آتا تھا اور خاصے فاصلہ کے باوجود نظر آتا تھا اب تو درمیان میں بے شمار عمارتیں بن گئی ہیں۔ قبلہ شاہ صاحب سکول کھلنے کے وقت سے پہلے تشریف لے آتے تھے ہم نے کبھی انہیں سکول کھلنے کے بعد آتے نہیں دیکھا۔ اسمبلی میں نہایت وقار کے ساتھ خطاب کرتے تھے۔ مختصر الکلام تھے۔ زیادہ باتیں کرنا ان کے مزاج کے خلاف تھا۔

سکول میں ماسٹر محمد ابراہیم صاحب سے جنہیں لوگ ان کی جموں کی رہائش کے لحاظ سے جمونی کہتے تھے انگریزی پڑھی۔ ماسٹر صاحب انگریزی خوب پڑھاتے تھے۔ Tense یاد کروانا ان پر ختم تھا۔ اب بھی جو دو چار لفظ انگریزی کے آتے ہیں یہ انہی کا فیضان ہے ورنہ کالج میں استاذی مرزا خورشید احمد صاحب سے تو سوائے تلفظ کے اور کچھ نہیں سیکھا اور حالت یہ ہے کہ اب تک TH کی آواز نہیں نکال سکتے۔ مگر صوفی محمد ابراہیم صاحب اور صوفی غلام محمد صاحب سے سائنس۔ مکرم ماسٹر سعد اللہ خان صاحب سے تاریخ و جغرافیہ' مکرم مرزا عنایت اللہ سے عربی' مکرم پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر سے حساب پڑھا۔ اللہ کا شکر ہے کہ حساب کے باب میں تب بھی کورے تھے اب بھی کورے ہیں۔ ماسٹر نور الٰہی صاحب سے ڈرائنگ پڑھی۔ سیکھی ہوتی تو کچھ نہ کچھ کھینچنا آجاتا سو نہ آیا!

ہاں جس شخص نے ادب کی چاٹ لگائی وہ ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی تھے۔ اللہ اللہ کیا استاد تھے۔ سکول کا زمانہ۔ لڑکپن کی عمر۔ رحمانی صاحب غالب پڑھاتے تو یوں لگتا جیسے غالب نے ہمارے ہی لئے شعر کہہ رکھے ہیں۔ ذوق پڑھاتے تو زبان کی چاشنی اپنی زبان پر محسوس ہونے لگتی۔ حالی کا ذکر کرتے تو تمام باتیں سہل ممتنع میں بیان کرتے۔ رحمانی صاحب نے زبان و ادب کا ذوق پیدا کیا۔ ان کے بیٹے سعید احمد خاں قادیان کے زمانہ سے ہمارے کلاس فیلو تھے۔ ہم لوگ اس طرح شیر و شکر تھے کہ سعید ہمارے گھر کو اپنا گھر اور ہم سعید کے گھر کو اپنا گھر سمجھتے تھے۔ ہماری مائیں بھی ہمیں ایک جیسا پیار دیتی تھیں۔ وہ ہماری امی کو پھوپھی اور ہم اس کی امی کو پھوپھی کہتے تھے۔ بات رحمانی صاحب سے چلی تو پھوپھی صوفیہ تک چلی گئی۔ مگر وہ رشتے ہی اتنے پکے تھے۔ چار پانچ برس پہلے ہم۔ بھائی رشید رحمانی کے گھر پھوپھی صوفیہ سے کوئی پینتیس سال کے بعد ملے۔ آپ نے اسی طرح لپک کر ہمارا ماتھا چوما جیسے بچپن میں چوما کرتی تھیں۔ بہت ضعیف ہو گئی تھیں چونکہ ابا اور پھوپھی جی کی وفات کے لمبے عرصہ بعد ان سے ملاقات ہوئی تھی۔ اس لئے بھائی اور بہن کو یاد کر کے آبدیدہ ہو گئیں۔ افسوس کہ دو سال پہلے پھوپھی صوفیہ بھی اللہ کو پیاری ہوئیں! رحمانی صاحب تو کوئی پینتالیس برس پہلے رخصت ہو گئے تھے۔

سکول کے اساتذہ میں سے رحمانی صاحب کے بعد جس استاد نے زیادہ متاثر کیا وہ جمونی صاحب ہیں۔ پتلے جثے کے آدمی ہیں۔ اچکن اتار دیں تو بالکل سینک سلائی نظر آتے ہیں۔ اپنی انگریزی اور کرکٹ پر انہیں بہت ناز ہے۔ ان کی کرکٹ پروری کا یہ عالم بھی ہم نے دیکھا ہے کہ سکول کی ٹیم

باقی صفحہ ۵ پر

تعارف

اخبار احمدیہ لندن

اخبار احمدیہ لندن کے جنوری' فروری ۱۹۹۴ء کے شمارہ تک کچھ معروضات پیش کرنا مقصود ہے۔ جسے ہم عام طور پر تعارف کہتے ہیں۔ اس شمارہ کے ٹائٹل کے دونوں طرف حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے دورہ ماریشس کے دوران لی گئی تصاویر پیش کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک تصویر ایک استقبالیہ کے موقع پر حضرت صاحب کے خطاب کی ہے۔ اداریہ ۷۔ جنوری ۱۹۹۴ء کے عنوان سے تحریر کیا گیا ہے اور اس میں یہ خوش خبری دی گئی ہے کہ ۷۔ جنوری کو الفضل انٹرنیشنل شائع ہونا شروع ہوا۔ سات جنوری ہی کو عالمی احمدیہ ٹی وی کے پروگرام نشر کئے جانے لگے اور ۷۔ جنوری ۱۹۹۴ء ہی کو ریویو آف ریلیجنز اپنے نئے دور میں داخل ہوا۔ اس اداریے میں حضرت امام جماعت کی ماریشس سے مراجعت کا ذکر ہے اور قادیان کے جلسہ سالانہ کی مناسبت سے برطانیہ میں خصوصی تقریبات کا بھی حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے متعلق نوٹ شائع کرنے کے بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وہ نظم شائع کی گئی ہے جس کا پہلا شعر ہے۔

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو ایک عالم دکھاتی ہے

دعا کے سلسلے میں عنوان سے ایک نوٹ دیا گیا ہے کہ کوئی تیر اس طرح نشانے پر نہیں لگ سکتا جس طرح دعا لگتی ہے اور کہا یہ گیا ہے کہ گہری نظر کے ساتھ اپنے نفس کے محاسبے کی عادت ڈالنا حقیقت کو پانے کے لئے ضروری ہے۔ اس کے بعد ایک مختصر سا نوٹ ہے جس کا عنوان ہے "اگر زندہ رہنا ہے تو شان کے ساتھ زندہ رہو" گھٹ گھٹ کر بچ کر زندہ رہنے کے انداز موت کے زیادہ مشابہہ ہیں زندگی کا راز اسی میں ہے کہ انسان دین کو دنیا پر مقدم رکھے۔ ایک اور مختصر سے نوٹ میں کہا گیا ہے کہ ہمارا فرض ہمارا کام اور ہمارا مقصد دعوت الی اللہ ہے۔ اسی سلسلے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا ایک ارشاد پیش کیا گیا ہے۔ جہاں تک دعوت الی اللہ کا تعلق ہے۔ اس سلسلے میں نہایت ضروری ہدایات حضرت امام جماعت الرابع کے قیمتی ارشادات کی صورت میں پیش کی گئی ہیں۔ اس کے بعد ڈاکٹر نعیم احمد صاحب انچارج شعبہ وقف نو کی طرف سے اور مختلف زبانوں کی تعلیم و تدریس کے سلسلے میں ایک تفصیلی مضمون شائع کیا گیا ہے اور اسی طرح سے جماعت احمدیہ یو۔کے میں شعبہ قضاء کے تحت مقدمات کی سماعت اور فیصلے کا طریق کار بھی پیش کیا گیا ہے۔ محمود احمد ملک صاحب کی طرف سے روزے کی اہمیت اور اس کے آداب پر ایک مضمون شامل اشاعت ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق راہ ہدیٰ کے ذیلی عنوان سے ایک مضمون شائع کیا گیا ہے۔ محترم عبید اللہ صاحب علیم کے متعلق مکرم بشیر الدین احمد سامی صاحب نے ایک تعارفی نوٹ تحریر کیا ہے اور اس کے ساتھ ہی ان کے ساتھ شعری نشستوں کا ذکر ہے۔ یاد رفتگاں میں مکرم صلاح الدین فاتح کا ذکر خیر کیا گیا ہے۔ اس احمدیہ بلیٹین کے انگریزی حصے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی شبیہ کے ساتھ ایک مضمون شامل اشاعت ہے اسی طرح رمضان اور اس کے آداب کے متعلق اور دوسرے اہم امور جن کا اسی عبادت سے تعلق ہے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اطفال کی تربیتی کلاس جو نیشنل سطح پر لگائی جاتی ہے اس کا ذکر ہے۔ بلال احمد سامی کی ایک نظم شامل اشاعت ہے۔ اور شیخ اعجاز احمد صاحب کی وفات کا تفصیلی ذکر ہے اس حصے میں حضرت امام جماعت الرابع کے دورہ ماریشس کی چند جھلکیاں تصاویر کی صورت میں پیش کی گئی ہیں۔ (ن۔ س)

بقیہ صفحہ ۴

اندر پچ پر کھیل رہی ہوتی تھی ادھر میاں صاحب باہر سٹیج پر کھیلتے تھے۔ باؤلر کے ساتھ بال کرواتے اور بیٹسمین کے ساتھ بیٹنگ اور بعض اوقات لپک کر کیچ بھی لیتے اور ہم لوگ ٹیم کی کرکٹ سے زیادہ ہیڈ ماسٹر صاحب کی کرکٹ سے محظوظ ہوتے تھے۔

کالج میں میں یونین کا انچارج تھا۔ ایک انگریزی مباحثہ میں میں نے مکرم میاں صاحب کو جج کے طور پر مدعو کیا۔ آپ بہت خوش ہوئے کہ کسی شاگرد نے اپنے سکول کے استاد کو کالج کے مباحثہ میں جج بنایا ہے۔ میاں صاحبؒ معمر آدمی ہیں مگر اللہ کے فضل سے ذہنی طور پر خوب مستعد ہیں۔ مباحثہ کے بعد سٹاف روم میں چائے پیتے ہوئے کہنے لگے۔ میاں! تم نے خوب چن کر مجھے مباحثہ کا جج بنایا! تمہیں معلوم ہے ناکہ میں ربوہ والوں کے لئے انگریزی کی "ماں" ہوں! میں نے عرض کیا "درست فرمایا! آپ کی عمر کو پہنچ کر یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ آدمی ماں ہے کہ باپ ہے!" اس پر لمبا قہقہہ بلند ہوا اور سب سے بلند قہقہہ میاں صاحب کا تھا۔ اللہ ان کی عمر میں برکت دے ہیڈ ماسٹری سے بھی ریٹائر ہوئے۔ کرکٹ سے بھی اور امریکہ خدمت دین سے بھی! اب صرف مضمون لکھنے پر گذارا ہے۔ اللہ انہیں خوش و خرم رکھے۔

★ ☆ ★ ☆ ★

صد سالہ تاریخ احمدیت

شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کی صد سالہ تاریخ احمدیت سے استفادہ کرتے ہوئے بطرز سوال و جواب

سوال:۔ مقدمات کی پیروی اور زمینداری کے دنیوی جھمیلوں سے نجات حاصل کرنے کا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کیا طریق اختیار کیا۔

جواب:۔ آپ نے اپنے والد صاحب کو ایک درخواست لکھی جس میں آپ نے ان سے استدعا کی کہ آپ کو اپنی حیات مستعار کے بقیہ دن یاد الٰہی میں بسر کرنے کی اجازت دی جائے۔ اور دنیا داری کے معاملات میں شرکت سے بالکل مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

سوال:۔ آپ سیالکوٹ سے قادیان تشریف لائے تو آپ کو کس عہدے کی پیش کش کی گئی اور آپ نے جواب میں کیا فرمایا:۔

جواب:۔ آپ سیالکوٹ سے ملازمت چھوڑ کر قادیان تشریف لائے تو کچھ عرصہ بعد آپ کو ریاست کپور تھلہ کی طرف سے سرشتہ تعلیم کی افسری کی پیش کش کی گئی جسے آپ نے ٹھکرا دیا۔ اور حضرت والد صاحب کی خدمت میں عرض کیا میں کوئی نوکری کرنی نہیں چاہتا۔ دو جوڑے کھدر کے کپڑوں کے بنا دیا کریں اور روٹی جیسی بھی ہو بھیج دیا کریں۔

سوال:۔ حضرت صاحب کی والدہ کی وفات کب ہوئی۔

جواب:۔ سیالکوٹ سے ملازمت سے استعفیٰ دے کر حضور کو قادیان کے لئے روانہ ہونے کا پیغام آپ کے والد صاحب نے بھیجا۔ اس وقت آپ کی والدہ ماجدہ سخت بیمار تھیں۔ حضرت صاحب پیغام سنتے ہی فوراً سیالکوٹ سے روانہ ہوئے۔ امرتسر پہنچے تو آپ کے لئے تانگے کا انتظام کیا گیا تھا اسی اثناء میں ایک آدمی پیغام لے کر پہنچا کہ والدہ کی حالت بہت نازک ہے۔ حضرت صاحب کو اس وقت یقین ہو گیا کہ آپ کی والدہ کا انتقال ہو چکا ہے چنانچہ قادیان پہنچنے پر اس امر کی تصدیق ہو گئی۔

سوال:۔ حضرت صاحب کی والدہ کا مزار کہاں ہے۔

جواب:۔ حضرت صاحب کے قدیم خاندانی قبرستان میں جو مقامی عید گاہ کے پاس قادیان کے مغربی طرف واقع ہے۔

سوال:۔ آپ کی والدہ چراغ بی بی کا تعلق کس خاندان سے تھا۔ اور وہ کیسی خاتون تھیں۔

جواب:۔ حضرت چراغ بی بی کا تعلق ایک مغل خاندان سے تھا۔ سخاوت' شجاعت' عفت' مروت' وسعت حوصلہ' فیاضی' مہمانوازی آپ کی نمایاں خصوصیات تھیں۔ غربا کے مُردوں کو کفن ہمیشہ ان کے ہاں سے ملتا تھا۔ ان کی دور اندیشی اور معاملہ فہمی مشہور تھی۔ وہ حضرت غلام مرتضیٰ صاحب کے لئے بہترین مشیر اور غمگسار تھیں۔

سوال:۔ ان دنوں جب آپ گھر میں مُلّا کہلاتے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا سلوک آپ کے ساتھ کیسا تھا۔

جواب:۔ حضرت بانی سلسلہ کو ابتدا ہی سے دنیاوی مشاغل اور کاروبار سے دلچسپی نہ تھی۔ اس لئے گھر میں مُلّا کہلاتے تھے۔ لیکن آپ کی والدہ کو آپ سے دلی محبت تھی۔ وہ آپ کی نیکی' تقویٰ شعاری' پاک زندگی اور سعادت مندی پر سو جان سے قربان ہوتیں۔ آپ کی بہت قدر کرتیں اور تمام ضروریات کا خیال رکھتیں۔ آپ کو بھی والدہ صاحبہ سے بہت محبت تھی۔ حضرت صاحب جب بھی والدہ محترمہ کا ذکر فرماتے آپ کی مبارک آنکھیں بھیگ جاتی تھیں۔

دعا ایک عبادت ہے اور جب وہ دل سے اور خشوع سے اور خضوع سے کی جائے تو اس کے قبول کرنے کا خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

یاد رفتگان

عبدالمجیب شاہد مربی سلسلہ

محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ

آپ کو ایک مربی کی والدہ اور ایک مربی کی ہمشیرہ اور بانی جماعت احمدیہ کے ایک رفیق کی نواسی ہونے کا فخر حاصل ہے۔

خاکسار کی والدہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالکریم صاحب (گولبازار ربوہ) مورخہ ٩ دسمبر ١٩٩٣ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بوقت ٤٥:١٠ بجے وفات پا گئیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ٦٥ سال تھی۔ آپ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفیق حضرت حکیم اللہ بخش صاحب کی نواسی اور مکرم محمد اسماعیل صاحب کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔ آپ کے ایک بھائی مولوی بشیر احمد صاحب بانگروی درویش قادیان میں ہیں۔

آپ کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور ائمہ احمدیت اور نظام امامت اور افراد خاندان حضرت بانی سلسلہ سے بہت لگاؤ تھا۔ آپ بزرگان سلسلہ کا ذکر بہت ادب احترام سے کرتیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ملک سے باہر تشریف لے جانے کا بہت قلق تھا اور آپ نے اس بات کو بہت محسوس کیا۔ چنانچہ جب آپ لنڈن کے جلسہ کی خاطر ویزا لگوانے کے لئے اسلام آباد گئیں تو وہاں بیان دیتے وقت جب آپ نے یہ کہا کہ "مجھے میرے پیر سے ملا دو تو آپ کی آواز گلوگیر ہو گئی اور آپ کی ہچکیاں نکل گئیں"۔

آپ بہت مہمان نواز تھیں اور مہمانوں کی اپنی طاقت سے بڑھ کر مہمان نوازی کرتیں بلکہ بسا اوقات آپ کی خواہش ہوتی کہ مہمانوں کے لئے کئی کئی کھانے پکائے جائیں۔ مربیان جماعت کی مہمان نوازی کر کے بہت خوش ہوتیں۔ اعزاء و اقرباء میں سے جب بھی کوئی مربی ملک سے باہر جاتے یا پاکستان واپس تشریف لاتے تو آپ کی انتہائی کوشش ہوتی کہ ان کی دعوت کی جائے۔ نہ صرف اعزاء و اقرباء میں سے مربیان بلکہ دیگر بزرگان سلسلہ اور مربیان کی دعوت اور خاطر تواضع کر کے بہت خوشی محسوس کرتیں۔ آپ انتہائی نڈر اور بہادر خاتون تھیں۔ ایک دفعہ جب کہ ربوہ نیا نیا آباد ہوا تھا اور ربوہ کی آبادی بھی بہت تھوڑی تھی ہمارے مکان واقع دارالیمن میں ایک چور سامان کی گٹھڑی باندھ کر لے جا رہا تھا۔ آپ نے چور کو دور سے دیکھ کر اس کا تعاقب کیا۔ چنانچہ چور سامان چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور ہو گیا۔ ایک دفعہ ہمارے مکان واقع دارالبرکات میں دو لڑکوں نے ہمارے مکان سے کچھ سامان چوری کر لیا آپ نے لڑکوں کو پکڑ کر ان کی مناسب سرزنش کی ان سے سامان واپس لیا اور ان سے دوبارہ چوری کرنے سے توبہ کروائی۔

جلسہ سالانہ اور اجتماعات ہر دو مواقع پر آپ کی ڈیوٹی خاموشی اور نظم و ضبط پر بھی لگتی رہی۔ آپ اپنے محلہ کی لجنہ کی گروپ لیڈر تھیں کچھ عرصہ ہمارے گھر میں بھی لجنہ کا اجلاس منعقد ہوتا رہا۔ اس کے لئے آپ خاص اہتمام سے صفائی اور دیگر انتظامات کرواتیں۔ آپ لجنہ کے ہفتہ وار اجلاسات میں نہ صرف خود پورے ذوق و شوق سے شامل ہوتیں۔ بلکہ دیگر ہمسائی عورتوں کو بھی ساتھ لیکر جاتیں۔

ہسپتال میں میں نے ایک دن آپ کی آنکھوں میں آنسو دیکھے میں نے پوچھا کہ امی آپ کیوں رو رہی ہیں؟ آپ نے کہا کہ قرآن میں حساب کا ذکر سن کر۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایسی آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے روئے اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے۔ آپ نے اپنے پیچھے چار بیٹے، چار بیٹیاں چار پوتیاں چار پوتے اور تین نواسے یادگار چھوڑے ہیں۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بغیر حساب جنت میں داخل ہونے والے لوگوں میں شامل فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور ہر آن آپ کے درجات میں بلندی عطا فرماتا چلا جائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

انبیاء کی دعاؤں پر غور کریں

انبیاء کی دعاؤں پر غور کریں اور دیکھیں یہ انعام یافتہ لوگ تھے۔ کیسے موقع اور محل کے مطابق، کتنی حکمت کے ساتھ اور درد کے ساتھ اور خلوص کے ساتھ انہوں نے ایسی دعائیں مانگیں جو معلوم ہوتا ہے کہ مانگتے وقت ہی خدا کے حضور مقبول لکھی گئی تھیں۔ اور ان کے رد کرنے کا سوال ہی نہیں تھا۔ کیونکہ دعائیں اپنی سچائی اور خلوص کے ساتھ خود اپنی مقبولیت کی گواہ بن کر دلوں سے اٹھ رہی تھیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

میاں محمد ابراہیم

ڈیٹن کے ایک میئر کا تذکرہ

میں جس زمانہ میں ڈیٹن (روہایو) میں مربی تھا ١٩٧٣ء سے ١٩٨٢ء تک۔ اس زمانہ میں مسٹر میکھی جو پیشہ کے لحاظ سے اٹارنی (ایڈووکیٹ) تھے۔ شہر کے میئر تھے۔ مذہباً عیسائی لیکن غیرت مند اور فراخ دل۔ نیک سیرت اور بے لوث ملک و قوم کی خدمت کرنے کے جذبہ سے سرشار۔ ہمارے ہاں جو بھی جماعتی تقریب ہوتی یا مذہبی تہوار ہوتا یا مرکز سے کوئی جماعتی لیڈر آتا اور ہم اس کے اعزاز میں جلسہ منعقد کرتے تو میئر میکھی یا ان کا نامزد کردہ نمائندہ ضرور تشریف لاتا اور جماعت سے اپنی قدر دانی اور عقیدت کا اظہار کرتا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور چوہدری حمیداللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ سبھی سے موصوف عزت و احترام سے ملے اور شہر کی چابی یا ایسا ہی کوئی اور Symbol خوش آمدید کے طور پر ان کی ڈیٹن آمد پر پیش کیا۔ میئر موصوف شرافت کے پتلے تھے اور مذہبی راہنماؤں کا بے حد ادب و احترام کرتے تھے مجھے یاد ہے جب پہلی مرتبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث ڈیٹن آ رہے تھے اور محترم پریذیڈنٹ جماعت ڈیٹن برادر مظفر احمد ظفر صاحب نے آپ کے پروگرام سے انہیں مطلع کیا تو میئر موصوف نے انہیں تاکید کی کہ معزز مہمان کی شان اور اس کے عالی مقام کے مطابق ان کا استقبال کیا جائے اور اس حقیقت کو پورے طور پر مد نظر رکھا جائے کہ وہ ایک عالمگیر مذہبی جماعت کے روحانی لیڈر ہیں۔ چنانچہ اس وقت جو بھی استقبالیہ تقاریب منعقد ہوئیں اور ہم نے ان سے اس میں شمولیت کی درخواست کی تو وہ اپنی دیگر منصبی مصروفیات کے باوجود اس میں شریک ہوتے رہے۔

میرا سب سے پہلے ان سے ان کے دفتر میں رابطہ ہوا۔ جب ہمارے توجہ دلانے پر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت پر اعلان جاری کیا اور بڑی عزت و احترام کے ساتھ یہ دستاویز جماعت کے متعدد سرکردہ اصحاب کی موجودگی میں خاکسار کے سپرد کی۔ (اس تقریب کا ایک فوٹو میرے پاس ابھی تک محفوظ ہے) جیسا کہ میں نے عرض کیا میئر صاحب اپنے فرائض منصبی کو نہایت عمدہ طریق سے ادا کرتے تھے ہماری دعوت پر بیت فضل عمر میں تشریف لاتے احمدی نوجوانوں کی مصروفیات اور ترجیحات سے واقفیت حاصل کرتے اور جب بھی موقع ملتا شہر کے غیر مسلم باسیوں کو بتاتے کہ احمدی کس قدر قانون کے پابند ہیں۔ میئر موصوف ان کو بتلاتے کہ احمدیوں میں جرائم کا معیار عملاً صفر اور یہ باقی سب مذاہب کی نسبت نہ ہونے کے برابر ہے۔ میئر میکھی بیت فضل عمر تشریف لاتے تو فرماتے کہ جب بھی کوئی نوجوان احمدی ہوتا ہے تو مجھے بہت ہی خوشی ہوتی ہے کیونکہ ان کے اس طرح دین حق سے وابستگی اختیار کر لینے سے دو برائیوں کا لازماً سدباب ہو جاتا ہے۔ یہ لوگ شراب نہیں پیتے اور سؤر کا گوشت نہیں کھاتے اور یہی دو چیزیں تمام برائیوں کی جڑ ہیں۔ شراب سے آدمی ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے اور سؤر کے گوشت کا استعمال انسان میں بے حیائی اور زنا کا مادہ پیدا کرتا ہے۔ احمدی ہوتے ہی عادی مجرم تک بھی اس سے کنارہ کشی اختیار کر لیتے ہیں اس لئے میئر موصوف برملا کہتے کہ نوجوان بے شک احمدیت قبول کر لیں حالانکہ وہ خود عقیدتاً عیسائی مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔

احمدیوں نے جس طرح شہر کی فضاء کو پر امن اور خوشگوار بنایا اس کے پیش نظر میئر میکھی احمدیت کی خوبیوں کے پرچارک اور جماعت احمدیہ کی انقلابی روحانی قوت سے بے حد متاثر رہے۔ دو تین سال ہوئے میں نے ان کی احمدیت دوستی پر فرنٹیئر پوسٹ میں ایک مداحیہ خط بھی لکھا تھا۔

اہالیان ربوہ متوجہ ہوں

○ مکرم سیکرٹری صاحب بلدیہ ٹاؤن کمیٹی کی طرف سے رپورٹ ہے کہ اہالیان ربوہ کے ذمہ واٹر ریٹ و ترقیاتی ٹیکس کے علاوہ دیگر ٹیکس واجب الادا ہیں۔ لہٰذا جن افراد کے ذمہ ٹیکس واجب ہیں فوری طور پر اپنے ٹیکس بلدیہ میں جمع کروائیں بصورت دیگر قانونی کارروائی کی جائے گی۔ (صدر عمومی)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم مبارک احمد ظفر ابن مولانا ظفر محمد صاحب ظفر دارالصدر جنوبی ربوہ لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی غزالہ ظفر اہلیہ ڈاکٹر محمود احمد صاحب خالد (ابن میاں خورشید احمد صاحب) میڈیکل آفیسر سول ہسپتال ڈیرہ غازی خان کو مورخہ ۲۸- مارچ ۹۴ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے "نعمان ظفر" نام تجویز فرمایا ہے اور نومولود کو وقف نو میں شامل فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے بچے کے اسم بامسمیٰ اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم منور احمد صاحب عابد ابن مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۸- اپریل ۱۹۹۴ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو کہ محمد رشید صاحب آف اسلام آباد کا نواسہ ہے۔ اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضرت صاحب نے از راہ شفقت "مصور احمد" نام عطا فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم سید عبدالحفیظ شاہ صاحب آف جڑانوالہ کو حادثہ میں چوٹیں آئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے بازو کا کامیاب اپریشن سی ایم ایچ لاہور میں ہو گیا ہے۔ بوجہ فریکچر ٹانگوں کا اپریشن کمزوری کے باعث ابھی تک نہیں ہوا۔ چند یوم تک اپریشن متوقع ہے۔

○ محترمہ امۃ الودود منیر صاحبہ اسلام آباد کمپلیکس میں ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف کے باعث داخل ہیں ڈاکٹرز نے اپریشن تجویز کیا ہے۔

○ عزیز فیض احمد محلہ دارالفتوح ربوہ کئی دنوں سے ٹائیفائیڈ بخار کی وجہ سے بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔

○ مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد صادق صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ شاہدرہ لاہور بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ چند دنوں تک دل کا بائی پاس اپریشن پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں متوقع ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو جلد شفا عطا فرمائے۔

ضروری اعلان

○ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب کارکن دفتر الفضل توسیع اشاعت کے سلسلہ میں آجکل کراچی کا دورہ کر رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے کارکن موصوف سے تعاون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

تحریک جدید اور ذیلی تنظیمیں

○ جب سے تحریک جدید کا آغاز ہوا ہے اس تحریک کو جاری کرنے والے مقدس وجود کی طرف سے جماعت کی ذیلی تنظیموں کو اس کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرنے کی تلقین بھی فرمائی گئی ہے۔ اسی بناء پر انصار اللہ، لجنہ اور خدام الاحمدیہ سے عندالضرورت بعض ضروری معلومات طلب کی جاتی ہیں اور وہ از راہ تعاون معلومات بہم پہنچا کر دفتر ہذا کو شکریہ کا موقع دیتے ہیں۔

ان دنوں دفتر ہذا کو معاونین خصوصی کے بارے میں ضروری معلومات مطلوب ہیں تینوں ذیلی تنظیموں میں سے لجنہ اماء اللہ کی طرف سے جس قدر معین اور صحت کے ساتھ معلومات مل رہی ہیں دفتر ہذا ان کا شکریہ ادا کرتا ہے نیز توقع رکھتا ہے کہ دیگر تنظیمات بھی اسی صحت کے ساتھ مطلوبہ معلومات جلد از جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں گی۔ اس سلسلہ میں ہر تنظیم کو الگ الگ چٹھیاں لکھی جا چکی ہیں۔ اس سلسلے میں یاددہانی کروانا مناسب نہ ہوگا اس مختصر سے اعلان کو ہی کافی سمجھا جائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ضروری اعلان

○ ربوہ کی مضافاتی کالونیوں میں جن احباب نے پلاٹس خرید کر رکھے ہیں مگر چار دیواری وغیرہ بنوا کر اس پر باقاعدہ قبضہ نہیں کر رکھا تو وہ تمام احباب درج ذیل کوائف فوری طور پر سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ کو تحریری طور پر بھجوا کر ممنون فرمادیں۔

۱- انہوں نے یہ پلاٹ کب اور کس سے خرید کیا تھا۔

۲- پلاٹ کس کالونی میں ہے۔ اس کا نمبر اور رقبہ کیا ہے۔

۳- پلاٹ کی باقاعدہ رجسٹری اور انتقال اگر ہو چکا ہے۔ تو رجسٹری کی تاریخ۔ رجسٹری کا نمبر۔ انتقال کی تاریخ اور انتقال کا نمبر کیا ہے۔

۴- پلاٹ کے قبضہ کے حصول میں کوئی دشواری یا تنازعہ ہو تو اس کی تفصیلات کیا ہیں۔

نوٹ:- مذکورہ کوائف تحریری طور پر بذریعہ ڈاک یا دستی بنام سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ بھجوائیں۔ اس کے علاوہ کوئی دستاویز ہمراہ نہ بھجوائیں۔

(سیکرٹری کمیٹی آبادی-ربوہ)

ضروری اعلان

○ وصیت کا قاعدہ نمبر ۵۲ تبدیل ہو گیا ہے۔ تبدیل شدہ قاعدہ کے مطابق ایسے موصی صاحبان / موصیات جو اپنی جائیداد کا حصہ ادا کر کے سرٹیفکیٹ لے چکے ہوں ان کو بھی اپنی جائیداد کی آمد سے حصہ آمد بشرح ۱/۱۶ ادا کرنا لازمی ہوگا (آمد از کرایہ مکان، دوکان، زرعی زمین وغیرہ)

ترمیم شدہ قاعدہ نمبر ۵۲ یہ ہے۔

"جس جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی رہے گی"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

طلباء کیلئے خدمت دین کا سنہری موقع

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں۔

"میں طالب علموں سے کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آرہی ہیں وہ ضرور وقف عارضی پر جائیں۔ ان کا علم بڑھے گا۔ جہاں وہ جائیں گے وہاں کے لوگوں کے لئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی اور اگر نوجوان ان کے لئے نمونہ بنیں گے تو ان پر بڑا اثر ہوگا کہ چھوٹی چھوٹی عمروں والے اس قسم کا کام کر رہے ہیں۔"

(الفضل ۱۲ فروری ۱۹۷۰ء)

تمام طلباء کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھائیں اور جلد از جلد فارم وقف عارضی پر کر کے نظارت ہذا کو بھجوائیں تاکہ وہ اس بابرکت تحریک میں شامل ہو کر اس کی برکتوں سے فیضیاب ہو سکیں۔ فارم وقف عارضی نظارت ہذا یا اپنے حلقہ کے مربی صاحب سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وقف عارضی-ربوہ

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینیجر)

M.T.A
کی نشریات بالکل صاف اور واضح دیکھنے کیلئے ۸' مضبوط اور معیاری مکمل ڈش انٹینا امپورٹڈ ریسیور کے ساتھ ۹۵۰۰ روپے میں
ٹی وی پوائنٹ
بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد
فون رہائش ۳۰۸۰۶ ۶۸۰۴۷۳

ہومیوپیتھک کتب و ادویات
دنیا بھر میں کہیں بھی درکار ہوں تو ہم ڈاک خرچ کے ساتھ آپ کو بھجوا سکتے ہیں۔ مثلاً
• جرمن و پاکستانی پوٹنسیاں • جرمن و پاکستانی بائیوکیمک • جرمن و پاکستانی مدر ٹنکچرز
• جرمن پیٹنٹ ادویات • ہر قسم کی ٹکیاں و گولیاں • خالی کیپسولز • شوگر آف ملک
• خالی شیشیاں و ڈراپرز •
• اردو ہومیو کتب میں خصوصاً ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی ابتدائی چار کتب کا سیٹ ۱۵٪ خصوصی رعایت کے ساتھ۔ یہ سیٹ مبتدیوں کیلئے عام فہم اور آسان ہے اور پرانے ہومیوپیتھس کیلئے جامع اور فکر انگیز ہے۔
• ڈاکٹر محمد مسعود قریشی صاحب کی بائیوکیمسٹری اور تحقیق الادویہ ڈاکٹر کینٹ کی ہومیوپیتھک فلسفہ اسی طرح انگلش میں ڈاکٹر کلارک کی THE PRESCRIBER اور ڈاکٹر بورک کی METERIA MEDICA WITH REPERTORY وغیرہ
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
فون: 04524-771 04524-211283
فیکس (92-4524) 212299

خبریں

ربوہ : 8- مئی-1994ء
ہوا چل رہی ہے موسم کی تلخی کم ہوئی ہے
درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 40 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ حکومت ملک سے بے روزگاری ختم کرنے کے لئے عنقریب دو تین بڑے منصوبے شروع کر رہی ہے اور بہت جلد بھرتی پر سے پابندی اٹھالی جائے گی۔ ملازمتیں دینے کا فیصلہ پنچایتی طریقہ سے ہو گا۔ یونین کونسل کی سطح پر تنظیمیں بنیں گی۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اقتصادی شعبہ میں حکومت کھلاڑی نہیں امپائر ہو گی۔ تجارت پر پابندیاں ختم کر دیں گے۔ اصلاحات کا سلسلہ جاری رہے گا۔ ہم ٹیکسوں کے نظام میں اہم تبدیلیاں لائیں گے نج کاری کی شفاف پالیسی بنائی جائے گی۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سربراہ اور اپوزیشن لیڈر محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ وزیراعظم اپنے آبائی صوبے کے حالات درست نہیں کر سکتیں تو ملک کس طرح سنبھال سکیں گی۔ سندھ بدامنی لاقانونیت اور انتشار کی آگ میں جل رہا ہے لیکن سندھ کے عوام خود کو تنہا نہ سمجھیں میں ان کے مسائل حل کرنے کے لئے اپنی ساری توانائی وقف کر دوں گا۔

○ حکومت سندھ کے مطابق ایم کیو ایم کے رہنما الطاف حسین ۸۰۔ مقدمات میں ملوث ہیں۔ ان میں بغاوت کے تین۔ قتل و اقدام قتل کے ۲۳۔ اغوا کے ۱۹۔ آتش زنی کے ۱۹۔ اور فساد برپا کرنے کے ۳۶ مقدمات شامل ہیں۔ ان مقدمات میں مارشل لاء دور میں ایک۔ جونیجو دور میں ۱۲۔ نواز شریف دور میں ۲۸۔ پیپلز پارٹی کے پہلے دور میں ۱۲۔ اور موجودہ دور میں ۲۷۔ مقدمات درج ہوئے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ جلد ہی وفاقی کابینہ کے اجلاس میں اہم فیصلے کئے جائیں گے جن میں لاؤڈ سپیکر پر پابندی' ہفتہ میں دو چھٹیاں' گوشت کا ناغہ ختم کرنے اور ضلعی محتسب مقرر کرنے کے فیصلے بھی شامل ہوں گے۔

○ وزیراعلیٰ سندھ سید عبداللہ شاہ کی صدارت میں ہونے والی کل جماعتی امن کانفرنس میں منظور کی جانے والی قرار دادوں میں کہا گیا ہے کہ قیام امن کے لئے تمام طبقوں سے رابطہ کیا جائے گا اور انتشار پھیلانے کی بھارتی کوششوں کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ انتشار پسندوں کے خلاف مہم جاری رکھی جائے گی۔ اس کانفرنس میں ۲۴ پارٹیوں نے شرکت کی۔

○ وفاقی وزیر قانون انصاف پارلیمانی امور سید اقبال حیدر نے کہا ہے کہ سابق حکمرانوں پر ثبوت کے ساتھ پکا ہاتھ ڈالا جائے گا۔

○ سرحد اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں دونوں نشستیں پاکستان مسلم لیگ (ن) کی اتحادی جماعت اے۔ این۔ پی۔ جیت گئی ہے۔ پیپلز پارٹی اپنی نوشہرہ کی نشست سے بھی محروم ہو گئی ہے۔

○ وہاڑی میں امام بارگاہ میں دھماکے کے خلاف اہل تشیع نے آج ایک احتجاجی جلوس نکالا۔ جلوس کے شرکاء نے ایک بیکری اور ایک وکیل کے دفتر پر بموں سے حملہ کیا۔ اور دونوں کو آگ لگا دی۔ سڑکوں پر ٹائر جلائے گئے۔ وکیل کے دفتر میں موجود ایک شخص زخمی ہو گیا۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ صوبے اور ملک کا اقتدار غریبوں کی تقدیر بدلنے کا عزم رکھنے والوں کے ہاتھ میں ہے۔ ہم زراعت صنعت' تعلیم اور انفرا سٹرکچر کو ترقی دینے کے علاوہ جمہوری نظام کو مضبوط بنانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ تمام ضلع کونسلوں اور کارپوریشنوں کو اپنے بجٹ کا ۵۰۔ فی صد موجود سڑکوں کی مرمت پر اور ۵۰۔ فی صد دیگر نئے منصوبوں پر خرچ کرنے کے احکامات دئے گئے ہیں۔

○ گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین نے کہا ہے کہ کوآپریٹو کے کھاتہ داروں کو ۴۔ ماہ کے اندر ان کی رقوم مل جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ بڑے سے بڑے بدمعاش پر ابھی تک ہاتھ نہیں ڈالا۔ اصلاح کے موقع کو کمزوری سمجھا گیا تو پچھتانا پڑے گا۔

○ وفاقی وزیر قانون سید اقبال حیدر نے کہا ہے کہ اب پولیس از خود توہین رسالت کا مقدمہ درج نہیں کر سکے گی۔ صرف متعلقہ عدالت ہی مقدمہ درج کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کر سکے گی۔ جھوٹی شکایت کرنے والے کو کم از کم دس سال قید بامشقت دی جا سکے گی۔

○ معلوم ہوا ہے کہ بجٹ کے موقع پر سرکاری ملازمین کے نئے پے سکیلوں کا اعلان کیا جائے گا۔ نئے سکیل جون سے نافذ العمل ہوں گے۔ تنخواہوں کے نئے ڈھانچوں میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں زیادہ سے زیادہ ۳۵۔ فی صد کا اضافہ کیا جائے گا۔

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے آئندہ مالی سال (۹۵۔ ۱۹۹۴ء) کے وفاقی بجٹ میں ۳۰۔ ارب روپے سے زائد کے نئے ٹیکسوں کی تجاویز کو مسترد کر دیا ہے۔ اور انہوں نے ہدایت کی ہے کہ ایسا بجٹ بنایا جائے جس کا عام آدمی پر کم از کم اثر پڑے۔ اس لئے بجلی' گیس' اور پٹرولیم کی قیمتوں میں اضافہ مرحلے وار کیا جائے گا۔ ترقیاتی پروگرام کے لئے ۹۳ سے ۹۴۔ ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔

○ وزیراعلیٰ سندھ سید عبداللہ شاہ کی صدارت میں ہونے والی آل پارٹیز کانفرنس میں امن و امان پر غور کیا گیا۔ کانفرنس میں ۳۰۔ سیاسی جماعتوں کے ۵۵۔ ارکان شریک ہوئے مسلم لیگ (ن) اور جماعت اسلامی نے اس کانفرنس کا بائی کاٹ کیا۔

○ کراچی میں ایک ہفتہ کے ہنگاموں کے بعد شہر میں سکون ہو گیا ہے۔ شہر میں پولیس کا گشت جاری ہے لوگوں نے پورا دن گھروں میں گزارا۔ سڑکوں پر ٹریفک کم رہی۔

○ ایم کیو ایم کے خلاف بغاوت جیسے سنگین مقدمات درج کرنے کے لئے "پیپر ورک" شروع کر دیا گیا ہے۔ انٹیلی جنس ایجنسیوں نے ایم کیو ایم کے گرفتار کارکنوں سے اس سلسلے میں پوچھ گچھ مکمل کر لی ہے۔

○ حکومت نے تیل و گیس کی تلاش کے لئے ۲۸۔ پرائیویٹ کمپنیوں کو لائسنس جاری کر دئے ہیں۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ ملکی سالمیت کے تحفظ کے لئے ہر ممکن اقدامات کئے جائیں گے۔ حکومت اور اپوزیشن کو چاہئے کہ مل جل کر کام کریں۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی کشمکش سے ملک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ فرقہ واریت ختم کر کے بھائی چارہ کی فضا قائم کی جانی چاہئے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ ایم۔ کیو۔ ایم الطاف گروپ دو دھڑوں میں تقسیم ہو گیا ہے۔ فاروق ستار گروپ جس میں سینیٹر اشتیاق اظہر کے علاوہ ۴۰۔ فی صد ارکان اسمبلی شامل ہیں' مذاکرات کے ذریعے مسائل کا حل چاہتے ہیں جبکہ دوسرا دھڑا جس کی قیادت ایم کیو ایم کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر عمران فاروق کر رہے ہیں بندوق کے ذریعے مسئلہ حل کرنے کے حق میں ہے۔

○ ایم کیو ایم کے راہنما الطاف حسین نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی نے ہمارے ووٹ بینک کی تقسیم کا منصوبہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم خود کہہ چکی ہیں کہ ایم کیو ایم کے ووٹ تقسیم کئے بغیر کراچی اور سندھ میں امن و امان نہیں ہو سکتا۔

○ قومی اسمبلی میں امور خارجہ کمیٹی کے سربراہ مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ ہماری نظریں افراد پر نہیں نظام پر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سندھ کے مسئلہ کا مستقل حل تلاش کیا جانا چاہئے۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات خالد احمد کھرل نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم دہشت گرد تنظیم ہے لیکن حکومت ان کے دباؤ سے مرعوب نہیں ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ الطاف حسین مقدمات کا سامنا کریں۔

○ کراچی میں تشدد پر یورپی سفارت کاروں نے تشویش کا اظہار کیا ہے اور خیال ظاہر کیا ہے کہ صورت حال بہتر نہ ہونے پر بعض ممالک کراچی میں اپنے قونصل خانے بند کر دیں گے۔

○ عالمی بینک نے پاکستان میں لوڈ شیڈنگ کے خاتمے کے لئے ایک ماسٹر پلان تیار کر کے وزیراعظم بے نظیر بھٹو کے حوالے کیا ہے۔ اس پلان کی رو سے پہلے ۳۔ سال بعد ۵۰۔ فی صد' ۵ سال بعد ۸۰۔ فی صد اور ۷ سال کے بعد لوڈ شیڈنگ مکمل طور پر ختم ہو سکے گی۔

○ امریکہ میزائل پروگرام کیپ کرنے کے پاکستانی فیصلے سے مطمئن ہو گیا ہے۔ اور امریکہ کی طرف سے عائد کی جانے والی اقتصادی پابندیاں بہت جلد ختم کر دی جائیں گی۔

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
۱۰۔ بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ)
نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون گھر: ۳۱۴ دفتر: ۵۲۱

احمد برادرز
• فرج • فریزر
• کوکنگ رینج • گیزر
• واشنگ مشین
• ہیٹر کیلئے
شہناز پلازہ
چاندنی چوک
راولپنڈی
فون: ۴۴۰۹۵۸
۸۴۱۰۴۵